باب سوئم

سمندر سری اِستری اوّل ناک چڑھا کر بولی اے چور کیا بک رہا ہے اوروں کے وسطہ ایذا رسانی کی باتیں بنا رہا ہے۔ تو ایسا دُشٹ ہے کہ کلیجہ نکال کر اپنے کنبہ کی پرورش کر رہا ہے۔ تمام دن اور رات تم کو خوف لگا رہتا ہے کہ کہیں آج نہ پکڑا جاؤں کہیں کل نہ پکڑا جاؤں۔ پر بھب چور نے بہت حلیمی سے جواب دیا۔ بہن کیوں اس قدر ناراض ہوتی ہے۔

جو لکھیا لے لاٹ میں میٹ نہ سکے کو ے
تل گھٹے نہ تل بڑھے ہونی ہو سو ہوے

اگر تمہارے میں طاقت ہے تم اس کو گھر ست میں رکھ لو اور میں بھی تمہاری طاقت دیکھ لونگا۔ یہ بات سُنکر سمندر سری جمبو کمار کے سامنے آ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی کہ ایسی صاجی اور اس قدر دھن دولت کس طرح سے آپ چھوڑ دو گے اِس کا چھوڑنا تو نہایت ہی محال ہے۔ تمہاری تو وہ مثال ہے کہ گود کے لڑکے کو چھوڑ کر پیٹ میں جو بچّہ ہے اُس کی اُمید کرتے ہو۔ جیسے ایک کسان کی وجہ لوبھہ کی ہانی ہوئی تھی اور دھن دولت برباد ہوا ویسے کہیں آپ کے ساتھ نہ ہووے وہ میں تم کو سناتی ہوں۔

مثال: جمبودیپ میں میروستھل دیس ہے جس میں ایک سوچری نام کا گاؤں آباد تھا اور اُس گاؤں میں ایک زمیندار کا نام بگ تھا بسا کرتا تھا۔ وہ زراعت کا کام کرتا تھا۔ اُس نے کھیتوں میں غلّہ موٹھ باجری بیج دیا۔ وہ غلّہ اچھی طرح سے پیدا ہوگیا۔ مگر ابھی تک کاٹا نہیں گیا تھا کہ وہ اپنی سسرال کے ہاں چلا گیا۔ وہاں اُس کی بہت خاطر تواضع ہوئی۔ ساس، سُسر، سالا اور سالی ہر وقت اُسکی خاطر داری میں سرگرم رہتے تھے اور عمدہ عمدہ کھانے کھلایا کرتے تھے۔ ایک دن اُس کی ساس نے پوڑے پکا کر اُس کو کھلائے وہ پوڑے اُس زمیندار نے کبھی نہ کھائے تھے اُن کو کھا کر نہایت ہی خوش ہوا اور ایک ہی دفعہ میں سالم پوڑے کو منہ میں ڈال لیتا تھا۔ اُس کی ساس کو یہ حرکت بُری لگی اور اشارہ سے کہنے لگی کہ دو دو ٹکڑے کر کے کھاؤ چونکہ وہ بیوقوف تھا اُس نے جانا کہ میری ساس مجھ کو کہتی ہے کہ دو دو کھاؤ اور اُس نے دو پوڑوں کو ایک ہی دفعہ منہ میں ڈال لیا اُس کے ایسا کرنے سے اُس کی دونوں گالیں مانند بندر کے پھول گئیں لوگ دیکھ کر ہنسی کرنے لگے۔ چار دن تک وہ وہاں رہا بعد چار دن کے رخصت ہوا۔ بروقت روانگی کے نیشکر کی کاشت کی ترکیب پوچھی اور تخم نیشکر واسطہ کاشت کے لیکر اپنے گھر کو واپس

آیا۔ گھر آنے کے بعد وہ سیدھا اپنے کھیتوں میں چلا گیا وہاں جا کر فی الفور فصل موٹھ و باجرے کو جڑ سے اُکھاڑ ڈالا۔ مگر اُس کے گھر کے آدمی کہنے لگے کہ اب پھل آ گیا ہے اس کو مت اُکھاڑو وہ مورکھ کہنے لگا کہ تم کو کچھ خبر نہیں ہے۔ جو کچھ میں کر رہا ہوں اس میں بہت منافع ہے، نقصان بالکل نہیں ہے۔ ہر چند لوگوں نے اُس کو سمجھایا مگر اُس مورکھ نے ایک نہ مانی۔ تمام تیار شدہ فصل کو برباد کر کے نیشکر کاشت کر دی اُس کی آبپاشی کے لئے ایک چاہ لگانا شروع کیا مگر اُس چاہ سے پانی نہ نکلا۔ تمام اسباب و زیور گھر کا فروخت ہو گیا پھر دوسرا چاہ کھودوایا۔ اُس بھی پانی نہ نکلا۔ پانی کے نہ نکلنے پر ایشر کے ذمہ الزام لگانے لگا اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ کہ ہائے فصل بھی برباد ہوئی اور دھن بھی چلا گیا اب میں کیا کروں۔ لوگ کہنے لگے کہ بیوقوف اب کیوں روتا ہے جب تمام لوگ سمجھا رہے تھے تب تو نے کسی کی نہ سُنی۔ اب رونے سے کیا فائدہ جو تم نے کیا اُس کا پھل مل گیا ہے۔

ہے ناتھ آپ اِس پر وچار کرو ہٹ کو چھوڑ دو۔ میٹھے پوڑے کو موکش جانو اور جو فصل ایستادہ ہے اُس کو موجودہ دھن دولت اور صاجبی سمجھو۔ جو موٹھ و باجری کی فصل تیار ہے وہ ہم کو جان لو اس کو چھوڑ کر آئندہ

کے سُکھ کی خواہش کرتے ہو جو ٹھیک نہیں ہے۔ جیسا اُس زمیندار نے نقصان اُٹھایا ویسا آپ اُٹھاؤ گے۔ آپ کا جسم نازک ہے اُس کو بنجر زمیں جانو کیونکہ بنجر زمین میں چاہ لگانے سے پانی نہیں نکلتا ہے۔ اسی طرح آپ سے تپسیا نہ ہوگی اور جب تپسیا نہ ہوئی تو نرجرا نہیں ہوگی۔ اس لئے آپ کو موکش کا حاصل ہونا نہایت دشوار ہے بے فائدہ ہے۔ یہ موجودہ عیش و عشرت کو کیوں چھوڑتے ہو بعد میں پچھتاؤ گے۔ اس لئے رشتہ داروں اور دیگر لوگوں کے کہنے کو قبول کرلو ضِد کو چھوڑ دو۔ ہم سب ہر دم آپ کی خدمت میں حاضر رہینگی۔ جو حکم آپ کرو گے وہی کریں گی۔ ہم سب آپ کے لڑ لگ گئی ہیں آپ کو کس طرح جانے دینگی۔ آپ بڑے دانا ہو آپ اس تھوڑے میں ہی زیادہ سمجھ لو۔ کھینچا تانی میں تانا بگڑ جاتا ہے اتنی کھینچ نہ کیجئے ذرا پلک اُٹھا کر آنکھ تو ملائے ہم سب کے جسم میں روح تازہ ہو جائے۔ جب آپ کے جسم میں اس قدر رحم بھرا ہوا ہے تو ہم پر رحم کیوں نہیں کرتے۔ آپ دانا ہم سادہ لوح استریاں ہیں۔ کسان کی طرح نہ کرو اسطرح بیان کر کے خاوند کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرنے لگی۔ یہ ساری بات سُن کر جمبو کمار بولے اے پیاری بہت اچھی بات کہی مگر میں اس موقعہ ضروری دس بول کر کے کھیت

پھلا ہوا ہے اس میں کوئی شک کا مقام نہیں ہے اب میں دنیا کی عیش وعشرت میں نہ پھنسونگا اور نہ مجھکو اُن کی خواہش ہے۔ میں کھانے کا سوادی نہیں ہوں۔ جیسے ایک بیوقوف کوّا سواد کے بس ہوکر مرنا پایا ویسا میں نہیں ہوں۔ سمندرسری استری نے کہا کہ مہاراج اُس کوّے کی کیا کہانی ہے ذرا ہمیں سنا دیجئے۔

جمبو دیپ میں ایک نربدا ندی بہتی ہے اور اُس ندی کے نزدیک بڑا بھاری بن ہے۔ اُس بن میں ایک ہاتھی مرگیا۔ مُردار کو دیکھ کر بہت پرندے وہاں پر جمع ہوگئے۔ اُس کو چونچوں سے کھانے لگے۔ تمام دن کھاتے تھے شام کو چلے جاتے تھے اُن میں ایک بیوقوف کوّا بھی تھا۔ اُس نے خیال کیا ہر روز آنے جانے میں تکلیف ہوتی ہے بہتر یہی ہے کہ اس کے پیٹ میں ڈیرہ کرلوں اور نرم نرم ماس کھایا کروں۔ یہ خیال کر کے ٹھہر گیا۔ جو اُس کے ہمراہی کوّے تھے اُنہوں نے کہا کہ چلو بھائی اب رات پڑنے لگی ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ میں تو دن رات اِسی جگہ رہونگا۔ ہر چند سمجھایا مگر اُس نے کسی کی نہ مانی۔ مردار کے شکم میں ڈیرہ جمالیا۔ کچھ عرصہ کے بعد موسم گرمی کی آگئی اور سورج کی تیزی سے زیادہ دھوپ پڑنے لگی اُس